اقتدار کے غلام

محمد عمر فاروق

پاکستان کے عوام نے گزشتہ باون برسوں میں اقتداریوں کے عروج و زوال کے ان گنت مناظر دیکھے ہیں۔ بانی پاکستان کی وفات کے بعد بر آنے والی حکومت محلاتی سازشوں کے نتیجے میں پروان چڑھی۔ سکندر مرزا، غلام محمد، ایوب خان، یحییٰ خان، بھٹو، ضیاء الحق اور پچھلے چند سالوں میں نواز شریف اور بے نظیر بھٹو جیسے سیاسی بازیگروں نے ایک دوسرے پر شب خون مارنے کے علاوہ اور کیا ہی کیا ہے۔ ذاتی اقتدار اور شخصی تسلط ایسی فرعونی خواہشات نے ان اقتدار پرستوں کے بینک بیلنس میں ہوشربا اضافہ تو ضرور کیا لیکن عوام کو کیا ملا۔ بدحالی، بے سکونی فرقہ واریت، فاقوں اور قتل و غارت کے کانٹوں بھرے تحفے!

اختیارات کی بے لگامی نے میاں نواز شریف کو ایسی بند گلی میں لا کھڑا کیا تھا کہ جہاں سے واپسی کا کوئی راستہ باقی نہ رہا تھا۔ نتیجہ کار انہوں نے "کمال عقلمندی" سے ایک دن میں وہ کام کر دکھایا کہ جو آئندہ اڑھائی برسوں کے بعد ہونا تھا۔ شخصی حکمرانی اور بلا شرکت غیرے اقتدار کی آرزوؤں کا انجام یہی ہوا کرتا ہے۔ دسیوں کالم نگاروں، اداریہ نویسوں اور صحافیوں نے نواز شریف کو آئینہ دکھانے کی لگاتار کوشش کی لیکن وہ ہوا کے جس گھوڑے پر سوار ہو کر یہ خیال کرتے تھے کہ اب ان کے راستے میں کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہی اور اب ان کا فرس اقتدار سب مخالفوں کو روندتا ہوا انہیں ہٹلر اور مسولینی کی صف میں لا کھڑا کرے گا۔ لیکن وہ اس زعم میں یہ فراموش کر بیٹھے تھے کہ مطلق العنانی اور اقتدار اعلیٰ کی سزاوار صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور میاں نواز شریف بالآخر اسی گھوڑے سے منہ کے بل زمین پر آگرے اور آج کہیں بھی ان سے ہمدردی کے دو بول کہنے کے لیے کوئی ذی نفس تیار نہیں ہے۔ ہمدردی تو اس سے کی جاتی ہے جس نے کبھی دوسروں کے ساتھ خود حسن سلوک کیا ہو۔

ان حالات میں جب کہ میاں برادران اور ان کی جماعت مسلم لیگ کے اکثر اہم ارکان نظر بند ہیں، کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ ان کے ساتھ مستقبل میں کیا سلوک ہوگا۔ بے نظیر بھٹو نے اس صورتحال سے فائدہ اٹھانے کی کوشش ضرور کی ہے لیکن پاک فوج نے ان کی ہر پیشکش کو ابھی تک ٹھکرایا ہے جبکہ بقایا تمام حزب اختلاف چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف کی مکمل حمایت کر کے چپ سادھ چکی ہے۔ ملک میں ہر طرف ایک ہی مطالبہ زور پکڑ رہا ہے کہ لٹیروں کا عادلانہ احتساب کیا جائے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی اہم اور بنیادی ذمہ داری جناب مشرف کے کاندھوں پر عائد ہوتی ہے کہ وہ پاکستان کو اس کی اصل منزل یعنی اسلام کے نفاذ پر مضبوطی سے گامزن کر دیں کیونکہ نظام کی تبدیلی کے بغیر احتساب بے معنی ہو کر رہ جائے گا۔

جب تک پاکستان میں اسلامی شورائی نظام کی حاکمیت قائم نہیں ہو گی۔ اقتدار کے غلام اپنے آقاؤں کی زیرزمین سازشوں کے بیج بوتے رہیں گے۔ ہمیں اقتدار کے غلام نہیں عوام کے خادموں کی ضرورت ہے جو قوم و ملک کے بے لوث خدمت گار اور دین اسلام کے جانباز سپاہی ہوں۔ رائیونڈ اور لاڑکانہ کے مکین نہ ہوں۔ بلکہ وہ مخلوق خدا کے دلوں میں بستے ہوں اور اقتدار ان کے پاؤں کی ٹھوکر پر ہو۔